اور مشیت اللہ کہلاتا ہے۔

امام کی تعریف

حدیث طارق

طارق ابن شہاب نے عرض کیا کہ یا امیر المومنینؑ امام کی تعریف فرمایئے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا کہ :

يَا طَارِقُ اَلْاِمَامُ كَلِمَةُ اللّٰهِ وَحُجَّةُ اللّٰهِ وَجْهُ اللّٰهِ وَنُورُ اللّٰهِ وَحِجَابُ اللّٰهِ وَآيَةُ اللّٰهِ يَخْتَارُ اللّٰهُ يَجْعَلُ فِيهِ مَا يَشَآءُ وَيُوجِبُ لَهُ بِذٰلِكَ الطَّاعَةِ وَالْوِلَايَةِ عَلٰى جَمِيعِ خَلْقِهِ فَهُوَ وَلِيُّهُ فِى سَمَاوَاتِهِ وَاَرْضِهِ اَخَذَ لَهُ بِذٰلِكَ الْعَهْدِ عَلٰى جَمِيعِ عِبَادِهِ فَمَنْ تَقَدَّمَ عَلَيْهِ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ فَوْقِ عَرْشِهِ فَهُوَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَاِذَا شَاءَ اللّٰهُ شَيًاءً وَيَكْتُبُ عَلٰى عَضُدِهِ "وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا فَهُوَ الصِّدْقُ وَالْعَدْلُ وَيُنْصَبُ لَهُ عَمُودٌ مِنْ نُورٍ مِنَ الْاَرْضِ اِلَى السَّمَآءِ يَرٰى فِيهِ اَعْمَالَ الْعِبَادِ وَيَلْبَسُ الْهَيْبَةِ وَعِلْمِ الضَّمِيرِ وَيَطَّلِعُ عَلَى الْغَيْبِ وَيُعْطِى التَّصَرُّفَ عَلَى الْاِطْلَاقِ وَيَرٰى مَا بَيْنَ الْمُلْكِ الْمَغْرِبِ وَالْمَشْرِقِ فَلَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ عَالَمِ الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ وَيُعْطِى مَنْطِقَ الطَّيْرِ عِنْدَ وِلَايَتِهِ فَهٰذَا الَّذِى يَخْتَارُهُ اللّٰهُ لِوَحْيِهِ وَيَرْتَضِيهِ لِغَيْبِهِ وَيُؤَيِّدُهُ بِكَلِمَتِهِ وَيُلَقِّنُهُ حِكْمَتَهُ وَيَجْعَلُ قَلْبَهُ

اے طارق امام کلمۃ اللہ، حجۃ اللہ، وجہ اللہ، نور اللہ، حجاب اللہ اور آیت اللہ ہوتا ہے اس کو خدا منتخب کرتا اور جو کچھ (اوصاف وکمالات) چاہتا ہے اس کو عطا کرتا ہے اور تمام مخلوق پر اس کی اطاعت کو واجب کرتا ہے پس وہ تمام آسمانوں اور زمین پر اس کا ولی ہے خدا نے اس بات پر اپنے تمام بندوں سے عہد لیا ہے پس جس نے اس پر سبقت کی اس نے خدائے عرش سے کفر کیا۔ پس وہ (امام) جو چاہتا ہے کرتا ہے ———— اور وہ جب ہی کرتا ہے جب کہ خدا کسی بات کو چاہتا ہے اس کے بازو پر "وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا" یعنی مکمل ہوا کلمہ رب جو صدق اور عدل ہے لکھا رہتا ہے پس وہی صدق اور عدل ہے اس کے لئے زمین سے آسمان تک ایک نور کا ستون نصب کیا جاتا ہے جس میں وہ بندوں کے اعمال کو دیکھتا ہے وہ لباس ہیبت وجلال سے ملبوس رہتا ہے وہ دل کی بات جانتا ہے اور غیب پر مطلع رہتا ہے وہ متصرف علی الاطلاق ہوتا ہے۔ وہ مشرق تا مغرب تمام اشیاء کو دیکھتا ہے عالم ملک اور ملکوت کی کوئی شے اس سے پوشیدہ نہیں اور اس کی ولایت میں اس کو جانوروں کی بولی عطا کی جاتی ہے۔

پس یہی وہ (امام) ہے جس کو اللہ نے اپنی وحی کے

www.hubeali.com

admin@hubeali.com

مَكَانَ مَشِيَّتِهٖ وَيُنَادِيْ لَهٗ بِالسَّلْطَنَةِ وَيَاْذَنُ لَهٗ بِالْاَمْرَةِ وَيَحْكُمُ لَهٗ بِالطَّاعَةِ وَذٰلِكَ لِاَنَّ الْاِمَامَةَ مِيْرَاثُ الْاَنْبِيَاءِ وَمَنْزِلَةُ الْاَوْصِيَاءِ وَخِلَافَةُ اللّٰهِ وَخِلَافَةُ رُسُلِ اللّٰهِ فَهِيَ عِصْمَةٌ وَوِلَايَةٌ وَسَلْطَنَةٌ وَهِدَايَةٌ لِاَنَّهَا تَمَامُ الدِّيْنِ وَرُجَحُ الْمَوَازِيْنِ اَلْاِمَامُ دَلِيْلٌ لِلْقَاصِدِيْنَ وَمَنَارٌ لِلْمُهْتَدِيْنَ وَسَبِيْلٌ لِلسَّالِكِيْنَ وَشَمْسٌ مُشْرِقَةٌ فِيْ قُلُوْبِ الْعَارِفِيْنَ وَلَايَتُهٗ سَبَبٌ لِلنَّجَاةِ وَطَاعَتُهٗ مُفْتَرَضَةٌ فِي الْحَيٰوةِ وَعُدَّةٌ بَعْدَ الْمَمَاتِ وَعِزُّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَشَفَاعَةُ الْمُذْنِبِيْنَ وَنَجَاةُ الْمُحِبِّيْنَ وَفَوْزُ التَّابِعِيْنَ لِاَنَّهَا رَاسُ الْاِسْلَامِ وَكَمَالُ الْاِيْمَانِ وَمَعْرِفَةُ الْحُدُوْدِ وَالْاَحْكَامِ وَتَبْيِيْنُ الْحَلَالِ مِنَ الْحَرَامِ فَهِيَ رُتْبَةٌ لَا يَنَالُهَا اِلَّا مَنْ اَخْتَارَهُ اللّٰهُ وَقَدَّمَهٗ وَوَلَّاهُ وَحَكَّمَهٗ فَالْوِلَايَةُ هِيَ حِفْظُ الثُّغُوْرِ وَتَدْبِيْرُ الْاُمُوْرِ وَهِيَ تَعْدَادُ الْاَيَّامِ وَالشُّهُوْرِ اَلْاِمَامُ الْمَاءُ الْعَذْبُ عَلَى الظَّمَاءِ وَالدَّالُّ عَلَى الْهُدٰى۔ اَلْاِمَامُ الْمُطَهَّرُ مِنَ الذُّنُوْبِ اَلْمُطَّلِعُ عَلَى الْغُيُوْبِ اَلْاِمَامُ هُوَ الشَّمْسُ الطَّالِعَةُ عَلَى الْعِبَادِ بِالْاَنْوَارِ فَلَا تَنَالُهُ الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارُ وَاِلَيْهَا الْاِشَارَةُ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى

لئے منتخب کیا اور امور غیب کے لئے پسند فرمایا اور اپنے کلام سے اس کی تائید کی اور اس کو اپنی حکمت تلقین کی اور اس کے قلب کو اپنی مشیت کی جگہ قرار دیا اس کے لئے سلطنت کی منادی کردی اور اس کو اولی الامر بنا کر اس کی اطاعت کا حکم دیا کیونکہ امامت میراث انبیاء اور درجہ اوصیاء خلافت خدا اور خلافت رسولانِ خدا ہے۔

پس یہی صاحب عصمت و ولایت اور سلطنت وہدایت ہے کیونکہ وہ ضرور بہ ضرور دین کی تکمیل کرنے والا ہے اور بندوں کے اعمال کی کسوٹی ہے امام قصد رکھنے والوں کے لئے دلیل راہ ہے اور ہدایت پانے والوں کے لئے منارۂ نور اور سالکین کے لئے سبیل راہ اور عارفین کے قلوب میں چمکنے والا آفتاب ہے اس کی ولایت سبب نجات ہے اس کی اطاعت زندگی میں فرض گردانی گئی ہے اور مرنے کے بعد وہی توشۂ آخرت ہے وہ مومنین کے لئے باعث عزت اور گناہ گاروں کے لئے باعث شفاعت اور دوستوں کے لئے باعث نجات اور تابعین کے لئے فوز عظیم ہے کیونکہ وہی راس اسلام اور کمال ایمان اور معرفت حدود و احکام اور حلال وحرام کا بیان کرنے والا ہے پس یہ وہ مرتبہ ہے جس پر سوائے اس کے جس کو اللہ خود منتخب کرے اور سب پر مقدم وحاکم و والی بنائے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس ولایت حفظ ثغور تدبیر امور اور ایام و شہور کی تعدید کرنے والی ہے۔ امام تشنگان علوم معارف کے لئے آب شیریں اور طالبان ہدایت کے لئے ہادی ہے۔ امام وہ ہے جو ہر گناہ سے پاک و مطہر ہو اور امور غیب سے

www.hubeali.com

admin@hubeali.com

فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ عَلِيٌّ وَعِتْرَتُهٗ فَالْعِزَّةُ
لِلنَّبِيِّ وَلِلْعِتْرَةِ وَالنَّبِيُّ وَالْعِتْرَةُ لَا
يَفْتَرِقَانِ اِلٰى آخِرِ الدَّهْرِ فَهُمْ رَأْسُ
دَائِرَةِ الْاِيْمَانِ وَقُطْبُ الْوُجُوْدِ وَسَمَاءُ
الْجُوْدِ وَشَرَفُ الْمَوْجُوْدِ وَضَوْءُ شَمْسِ
الشَّرَفِ وَنُوْرُ قَمَرِهٖ وَاَصْلُ الْعِزِّ وَالْمَجْدِ
وَمَبْدَئُهٗ وَمَعْنَاهُ وَمَبْنَاهُ فَالْاِمَامُ
هُوَ السِّرَاجُ الْوَهَّاجُ وَالسَّبِيْلُ وَالْمِنْهَاجُ
وَالْمَاءُ الثَّجَاجُ وَالْبَحْرُ الْعَجَاجُ وَالْبَدْرُ الْمُشْرِقُ
وَالْغَدِيْرُ الْمُغْدِقُ وَالْمَنْهَجُ الْوَاضِحُ
الْمَسَالِكِ وَالدَّلِيْلُ اِذَا عَمَّتِ الْمَهَالِكُ
وَالسَّحَابُ وَالدَّلِيْلُ اِذَا عَمَّتِ الْمَهَالِكُ
وَالسَّحَابُ الْهَاطِلُ وَالْغَيْثُ الْهَامِلُ
وَالْبَدْرُ الْكَامِلُ وَالدَّلِيْلُ الْفَاضِلُ
وَالسَّمَاءُ الظَّلِيْلَةُ وَالنِّعْمَةُ الْجَلِيْلَةُ
وَالْبَحْرُ الَّذِيْ لَا يُنْزَفُ وَالشَّرَفُ الَّذِيْ
لَا يُوْصَفُ وَالْعَيْنُ الْغَزِيْرَةُ وَالرَّوْضَةُ
الْمَطِيْرَةُ وَالزَّهْرُ الْاَرِيْجُ الْبَهِيْجُ وَ
وَالنَّيِّرُ اللَّائِحُ وَالطِّيْبُ الْفَائِحُ وَالْعَمَلُ
الصَّالِحُ وَالْمَتْجَرُ الرَّابِحُ وَالْمَنْهَجُ الْوَاضِحُ
وَالطَّبِيْبُ الرَّفِيْقُ وَالْاَبُ الشَّفِيْقُ وَ
مَفْزَعُ الْعِبَادِ فِي الدَّوَاهِيْ وَالْحَاكِمُ
وَالْاٰمِرُ وَالنَّاهِيْ اَمِيْرُ اللّٰهِ عَلَى
الْخَلَائِقِ وَاَمِيْنُهٗ عَلَى الْحَقَائِقِ
حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ وَمَحَجَّتُهٗ فِيْ

مطلع ہو پس امام وہ ہے جو انوار کے ساتھ بندگان خدا پر طلوع ہوتا ہے پس وہ ایسی شے نہیں جس کو ہاتھ اور آنکھ پا سکے اور اسی کی طرف قول خدا کا اشارہ ہے کہ عزت بس اللہ اور اس کے رسولؐ اور مومنین کے لئے ہے وہ مومنین علیؑ اور ان کی عترت ہیں بس عزت نبیؐ اور عترت نبیؐ کے لئے ہے نبی اور ان کی عترت زمانہ کے ختم ہونے تک جدا نہیں ہو سکتے پس وہ ایمان کے دائرہ کے مرکز اور قطب وجود، آسمان جود و سخا اور شرف موجود ہیں یہی ضیائے آفتاب شرافت اور اس کے ماہتاب کے نور ہیں اور اصل معدن عزت و بزرگی اور اس کے مبداء و معنا اور مبناء ہیں۔

پس امام (ضلالت کی تاریکیوں میں) درخشاں چراغ ہے اور اللہ تک پہنچنے کا راستہ اور سیراب کرنے والا پانی اور موج زن سمندر ہے وہی بدر منیر اور علوم معارف سے بھرا ہوا تالاب ہے وہی وہ صراط الہٰی ہے جس کے راستے واضح ہیں اور وہ دلیل و رہنما ہے۔ ضلالت کے ہلاک راستوں میں وہ (رحمت الہٰی کا) برسنے والا بادل اور باران کثیر ہے وہ (ہدایت کا) بدر کامل رہنمائے فاضل، سب پر سایہ رکھنے والا آسمان اور اس کی نعمت جلیل ہے وہ ایک سمندر ہے جو کبھی خشک نہیں ہوتا اور وہ ایک ایسا شرف ہے جس کی تعریف نہیں کی جا سکتی وہ ایک چشمۂ فیض اور نعمات الہٰی کا سرسبز باغ اور مہکتا ہوا (چمن رسالتؐ کا) پھول، روشن بدر کامل اور (امامت) کا درخشاں آفتاب ہوتا ہے وہ ایک پاکیزہ خوشبو اور مجسم عمل صالح ہے وہ فائدہ بخش مال تجارت اور سبیل واضح ہے (جس سے کوئی بھٹک نہیں سکتا) وہ

أَرْضِهِ وَبِلَادِهِ مُطَهَّرٌ مِنَ الذُّنُوبِ
مُبَرًّا مِنَ الْعُيُوبِ مُطَّلِعٌ عَلَى الْغُيُوبِ
ظَاهِرُهُ أَمْرٌ لَا يُمْلَكُ وَبَاطِنُهُ غَيْبٌ
لَا يُدْرَكُ وَاحِدُ دَهْرِهِ وَخَلِيفَةُ اللّٰهِ
فِي نَهْيِهِ وَأَمْرِهِ يُوجَدُ لَهُ مِثْلٌ وَلَا
يَقُومُ لَهُ بَدِيلٌ فَمَنْ ذَا يَنَالُ مَعْرِفَتَنَا
أَوْ يَنَالُ دَرَجَتَنَا أَوْ يَشْهَدُ كَرَامَتَنَا
أَوْ يُدْرِكُ مَنْزِلَتَنَا حَارَتِ الْأَلْبَابُ
وَالْعُقُولُ وَتَاهَتِ الْأَفْهَامُ فِيمَا أَقُولُ
تَصَاغَرَتِ الْعُظَمَاءُ وَتَقَاصَرَتِ الْعُلَمَاءُ
وَكَلَّتِ الشُّعَرَاءُ وَخَرِسَتِ الْبُلَغَاءُ
وَلَكِنَتِ الْخُطَبَاءُ وَعَجَزَتِ الْفُصَحَاءُ وَتَوَاضَعَتِ
الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ عَنْ وَصْفِ شَأْنِ
الْأَوْلِيَاءِ وَهَلْ يُعْرَفُ أَوْ يُوصَفُ أَوْ
يُعْلَمُ أَوْ يُفْهَمُ أَوْ يُدْرَكُ أَوْ يُمْلَكُ
شَأْنُ مَنْ هُوَ نُقْطَةُ الْكَائِنَاتِ وَ
قُطْبُ الدَّائِرَاتِ وَسِرُّ الْمُمْكِنَاتِ
وَشُعَاعُ جَلَالِ الْكِبْرِيَاءِ وَشَرَفُ
الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ جَلَّ مَقَامُ آلِ
مُحَمَّدٍ عَنْ وَصْفِ الْوَاصِفِينَ
وَنَعْتِ النَّاعِتِينَ وَأَنْ يُقَاسَ بِهِمْ
أَحَدٌ مِنَ الْعَالَمِينَ وَكَيْفَ وَهُمُ
النُّورُ الْأَوَّلُ وَالْكَلِمَةُ الْعُلْيَا وَالتَّسْمِيَةُ
الْبَيْضَاءُ وَالْوَحْدَانِيَّةُ الْكُبْرَى الَّتِي
أَعْرَضَ مِنْهَا مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّى وَ
حِجَابُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ الْأَعْلَى فَأَيْنَ

ایک رفیق طبیب، پدر شفیق اور بندوں کی ہر مشکل میں مدد کرنے والا ہوتا ہے وہ اللہ کی جانب سے خلائق کا نگہبان اور حقائق پر اس کا امین ہے اس کے بندوں پر اللہ کی حجت اس کی زمین اور ملکوں پر اللہ کی راہ روشن ہے وہ تمام گناہوں سے جملہ عیوب سے مبرا اور غیب کی باتوں سے مطلع رہتا ہے اس کا ظاہر ایک ایسا امر ہے جس پر کوئی محیط نہیں ہو سکتا اس کا باطن ایسا غیب ہے جس کا کوئی ادراک نہیں کر سکتا وہ واحد روزگار اور خدا کے امر و نہی میں اس کا خلیفہ ہوتا ہے نہ اس کا کوئی مثل و نظیر ہے اور نہ کوئی اس کا بدل۔

پس کون ہے جو ہماری معرفت حاصل کر سکے یا ہمارے درجے کو پہنچ سکے یا ہماری کرامت کا مشاہدہ کر سکے یا ہماری منزلت کا ادراک کر سکے۔ اس امر میں عقول حیران اور افہام سرگشتہ ہیں یہ وہ مرتبہ ہے جس کے سامنے بڑے بڑے لوگ حقیر ہیں اس کے ادراک سے علماء قاصر شعراء ماندے، بلغاء وخطباء، گونگے اور بہرے، فصحاء عاجز اور زمین و آسمان شان اولیاء میں ایک وصف بھی بیان کرنے سے مجبور ہیں کون اس کو پہچان سکتا یا اس کا وصف بیان کر سکتا یا سمجھ سکتا یا ادراک کر سکتا ہے جو کہ نقطہ کائنات، دائروں کا مرکز ممکنات کا راز اور جلال کبریائی کی شعاع اور ارض و سماء کا شرف ہے۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا مقام اس سے برتر ہے کہ کوئی وصف کنندہ اس کی توصیف کر سکے اور اس کی نعت و تعریف لکھ سکے اور تمام عوالم میں کسی کو

www.hubeali.com

admin@hubeali.com

الاختيار من هذا واين العقول من هذا ذا عزت ومن عرف او وصف من وصف ظنوا ان ذالك في غير آل محمدؐ كذبوا وزلت اقدامهم و اتخذوا العجل ربا والشياطين جزبا كل ذالك بغضة لبيت الصفوة و دار العصمة وحسدا لمعدن الرسالة والحكمة وزين لهم الشيطان اعمالهم فتبا لهم وسحقا كيف اختاروا اماما جاهلا عابد للاصنام جبانا يوم الزحام والامام يجب ان يكون عالما لا يجهل وشجاعا لا ينكل لا يعلو عليه حسب ولا يدانيه نسب فهو في الذروة من قريش والشرف من هاشم البقية من ابراهيم والنهج من المنبع الكريم والنفس من الرسول والرضى من الله والقبول عن الله فهو شرف الاشراف والفرع من عبد مناف عالم بالسياسة قائم بالرياسة مفترض الطاعة الى يوم الساعة اودع الله قلبه سره وانطق به لسانه فهو معصوم موفق ليس بجبان ولا جاهل فتركوه يا طارق واتبعوا اهواءهم ومن اضل

ان کے ساتھ قیاس کر سکے وہ نور اوّل اور کلمۂ علیا و اسمائے نورانی اور وحدانیت کبریٰ ہیں جس نے ان سے منہ موڑا وہ وحدانیت سے مڑ گیا اور یہی خدا کے حجاب اعظم و اعلیٰ ہیں۔

پس ایسے امام کو کون منتخب کر سکتا ہے اور عقلیں اس کو کہاں پہچان سکتی ہیں اور کون ایسا ہے جس نے اس کو پہچانا یا اس کا وصف بیان کر سکا جو لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہ (امامت) آل محمدؐ سے علاوہ غیروں میں بھی پائی جاتی ہے وہ جھوٹے ہیں ان کے قدم (راہ راست سے) ہٹ گئے ہیں انہوں نے گوسالہ کو اپنا رب اور شیاطین کو اپنی جماعت بنا لی ہے یہ سب بیت صفوۃ اور خانۂ عصمت سے بغض کی وجہ اور معدن حکمت و رسالت سے حسد کی وجہ ہے شیطان نے ان کے لئے اعمال کو مزین کر دیا ہے خدا ان کو ہلاک کرے کہ کس طرح انہوں نے اس کو امام بنا لیا جو جاہل بت پرست اور یوم جنگ بزدلی دکھانے والا تھا حالانکہ یہ واجب ہے کہ امام ایسا عالم ہو کہ اس میں کسی قسم کا جہل نہ ہو اور ایسا شجاع ہو کہ کسی معرکہ میں منہ نہ موڑے نہ حسب میں کوئی اس سے اعلیٰ ہو اور نہ نسب میں اس کے برابر ہو پس امام ذروۂ قریش اور اشراف بنی ہاشم اور بقیۂ ذریت ابراہیمی سے ہوتا ہے اور وہ نبی کریم کی شاخ سے ہوتا ہے وہ نفس رسول ہوتا ہے اور رضائے خدا سے مقرر ہوتا ہے اور یہ انتخاب اللہ کی جانب سے ہوتا ہے پس وہ شرف ہے اشراف کا اور

www.hubeali.com

admin@hubeali.com

اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللّٰهِ
وَالْإِمَامُ يَا طَارِقُ بَشَرٌ مَلَكِيٌّ وَجَسَدٌ
سَمَاوِيٌّ وَأَمْرٌ إِلٰهِيٌّ وَرُوحٌ قُدْسِيٌّ
وَمَقَامٌ عَلِيٌّ وَنُورٌ جَلِيٌّ وَسِرٌّ خَفِيٌّ
فَهُوَ مَلَكِيُّ الذَّاتِ إِلٰهِيُّ الصِّفَاتِ
زَائِدُ الْحَسَنَاتِ عَالِمٌ بِالْمُغَيَّبَاتِ خَصًّا مِنْ
رَبِّ الْعَالَمِينَ وَنَصًّا مِنَ الصَّادِقِ
الْأَمِينِ وَنَصًّا كُلُّهُ لِآلِ مُحَمَّدٍ لَا
يُشَارِكُهُمْ فِيهِ مُشَارِكٌ لِأَنَّهُمْ
مَعْدِنُ التَّنْزِيلِ وَمَعْنَى التَّأْوِيلِ
وَخَاصَّةُ الرَّبِّ الْجَلِيلِ وَمَهْبَطُ
الْأَمِينِ جَبْرَئِيلَ كَلِمَةُ صِفَاتُ
اللّٰهِ وَسِرُّهُ وَكَلِمَتُهُ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ
وَمَعْدِنُ الْفُتُوَّةِ عَيْنُ الْمَقَالَةِ وَ
مُنْتَهَى الدَّلَالَةِ وَمُحْكَمُ الرِّسَالَةِ
وَنُورُ الْجَلَالِ جَنْبُ اللّٰهِ وَوَدِيعَتُهُ
وَمَوْضِعُ كَلِمَةِ اللّٰهِ وَمِفْتَاحُ حِكْمَتِهِ
وَمَصَابِيحُ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَيَنَابِيعُ نِعْمَتِهِ
السَّبِيلُ إِلَى اللّٰهِ وَالسَّبِيلُ وَالْقِسْطَاسُ
الْمُسْتَقِيمُ وَالْمِنْهَاجُ الْقَوِيمُ وَالذِّكْرُ
الْحَكِيمُ وَالْوَجْهُ الْكَرِيمُ وَالنُّورُ
الْقَدِيمُ أَهْلُ التَّشْرِيفِ وَالتَّقْوِيمِ
وَالتَّقْدِيمِ التَّفْضِيلِ وَالتَّعْظِيمِ خُلَفَاءُ
النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَأَبْنَاءُ الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ
وَأُمَنَاءُ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا

فرع ہے۔ عبد مناف کی اور وہ عالم سیاست
ہوتا ہے اور (اہل زمین پر) ریاست عامہ رکھتا
ہے اس کی اطاعت قیامت تک فرض کی گئی ہے
خدا اس کے قلب میں اپنے اسرار ودیعت کرتا
ہے اور اس میں اپنی زبان کو گویا کرتا ہے پس وہ
معصوم اور موفق من اللہ ہوتا ہے۔ وہ جاہل
یا بزدل نہیں ہوتا۔

پس اے طارق لوگوں نے ایسے امام کو چھوڑ
دیا اور ہوا وہوس کے تابع ہو گئے۔ اس سے زیادہ
گمراہ کون ہو سکتا ہے جو بغیر ہدایت خدا اپنے خواہشات
کی پیروی کرے اے طارق امام فرشتہ بصورت
بشر جسد سماوی میں ایک امر الٰہی اور روح قدس
ہوتا ہے۔

اس کا مقام بلند وہ نور جلی اور سر خفی الٰہی
ہوتا ہے۔ پس وہ ملکی الذات اور الٰہی صفات و
زاید الحسنات اور عالم المغیبات ہوتا ہے۔ وہ
رب العالمین سے مخصوص اور صادق الامین
(یعنی رسول خدا) سے منصوص ہوتا ہے یہ تمام
باتیں صرف آل محمدؐ ہی میں ہیں اور کوئی دوسرا ان
میں ان کا شریک نہیں کیونکہ یہی معدن تنزیل اور
(کلام خدا کے) معنی تاویل، خاصان رب جلیل اور
جبرئیل امین کے نازل ہونے کے مقام ہیں۔ یہی
برگزیدۂ خدا، راز خدا اور اس کا کلمہ شجرہ نبوت و
معدن شجاعت اُس کے عین کلام اور منتہائے
دلالت، محکم رسالت، نور جلال الٰہی جنب اللہ

مِن بعض واللّٰہ سَمِیعٌ علیم اَسْنَامُ الاَعْظَمُ وَالطَّرِیْقُ الاَقْوَمُ من عَرَفَہُم وَاَخَذَ عَنْہُمْ فَہُوَ منہُمْ وَاِلَیْہِ اَلاِشَارَۃُ بقَولِہِ مَنْ تَبَعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ خَلَقَہُمُ اللّٰہ مِن نُورِ عَظمَتِہٖ وَوَلَّاھُمْ اُمُورَ مَمْلِکَتِہٖ۔

فَہُمْ سُرُّ اللّٰہ المَخزُونِ واولیاۂ المقرّبُونَ وَاَمرُہٗ بَیْنَ الکافِ وَالنُّون بَلْ ھُمْ الکافِ وَالنُّون اِلَی اللّٰہِ یَدعُونَ وَعنہُ یَقُولُونَ وَبِاَمرِہٖ یَعْمَلُونَ علمُ الاَنبیآءِ فِی عِلمِہِمْ وَسرُّ الاَوصِیآءِ فِی سِرِّہِمْ وَعزّ الاَولیآءِ فی عزِہِمْ کالقطرۃِ فِی البَحرِ وَالذرَّۃِ فی القفرِ والسمٰواتِ وَالاَرضِ عِندَ الاَمَامِ منہم کیدِہٖ من راحتہ یَعرِفُ ظاھِرَھَا مِن بَاطِنِہَا وَیَعلَمُ بَرَّھَا مِنْ فاجِرِھا وَرَطبَہا وَیابسہا لاَنَّ اللّٰہَ عَلَّمَ نَبِیَّہٗ عِلمُ مَاکانَ وَمَا یَکُونُ وَوَرِثَ ذٰلِکَ السِرَّ المَصُونَ الاَولِیآءِ المنتجبونَ وَمَنْ اَنکَرَ ذالِکَ فَہُوَ شَقِیٌّ مَلعُونٌ یلعنہ اللّٰہ وَیَلعَنَہُ اللَّاعِنُونَ وَکَیفَ یَفرِضُ اللّٰہ عَلیٰ عِبادِہٖ طَاعَۃَ مَنْ یَحجُبُ عَنہُ مَلکُوتَ السمٰواتِ والاَرضِ وَاَنَّ الکَلِمَۃَ مِنْ آلِ مُحَمّدٍ تتصرفُ اِلیٰ

اور اس کی امانت موضع کلمۂ خدا، مفتاح حکمت، چراغ رحمت اور اس کی نعمت کے چشمے ہیں، یہی خدا کی معرفت کا راستہ اور سلسبیل ہیں اور یہی میزان مستقیم صراط مستقیم اور خدائے حکیم کے ذکر مجسم اور وجہہ رب کریم اور نور قدیم ہیں یہی صاحبان عزت و بزرگی و تقویٰ و تفضیل و تعظیم، جانشینان نبی کریم اور فرزندان رسول رؤف و رحیم اور امانت داران خدائے علی و عظیم ہیں۔ یہ بعضھا من بعض کی ذریت ہیں اللہ سب کچھ جانتا اور سنتا ہے۔ یہی ہدایت کے نشان بلند اور طریق مستقیم ہیں جس نے ان کو پہچان لیا اور ان سے معارف کو حاصل کیا پس وہ ان سے ہے رسول خدا کے قول من تبعنی فانہ منی میں اسی کی طرف اشارہ ہے (یعنی جس نے میری پیروی کی مجھ سے ہے) اللہ نے ان کو اپنے نور عظمت سے خلق کیا ہے اور ان کو اپنی مملکت کے امور کا والی بنایا ہے پس وہی اللہ کے پوشیدہ راز ہیں اور اس کے اولیا مقرب ہیں اور کاف و نون کے درمیان اس کے امر ہیں بلکہ وہی کاف و نون ہیں، وہ خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں اور اسی کی طرف سے بات کرتے ہیں اور اسی کے امر پر عمل کرتے ہیں تمام انبیاؑ کا علم ان کے علم کے مقابلہ میں اور تمام اوصیاء کا راز ان کے راز کے مقابل اور تمام اولیاؑ کی عزت ان کی عزت کے مقابل ایسی ہی ہے جیسے سمندر کے مقابل قطرہ اور صحرا کے مقابل ایک ذرہ۔ تمام زمین و آسمان امام کے نزدیک اس کے ہاتھ

سبعين وجهاً كما في ذكر الحكيم
والكتاب الكريم والكلام القديم
من آية يذكر فيها العين والوجه
واليد والجنب فالمراد منها الولي
لانه جنب الله ووجه الله يعني
حق الله وعلم الله وعين الله ويد
الله لان ظاهرهم باطن الصفات
الظاهرة وباطنهم ظاهر الصفات
الباطنة فهم ظاهر الباطن وباطن
الظاهر واليه الاشارة بقوله انّ
لله اعين وايادي وانا وانت يا عليّ
منها

فهم الجنب العليّ والوجه الرضيّ
والمنهل الرويّ والصراط السويّ
والوسيلة الى الله والوصلة الى
عفوه ورضاه سرّ الواحد والاحد
فلا يقاس بهم من الخلق احد
فهم خاصة الله وخالصته وسرّ
الديان وكلمته وباب الايمان وكعبته
وحجة الله ومحجته واعلام الهدى
ورايته وفضل الله ورحمته وعين
اليقين وحقيقته وصراط الحقّ وعصمته
ومبدء الوجود وغايته وقدرة الربّ
ومشيته وامّ الكتاب وخاتمته وفصل
الخطاب ودلالته وخزنة الوصيّ

اور تثلی کے مانند ہیں وہ ان کے ظاہر و باطن کو پہچانتا
ہے اور نیک و بد کو جانتا ہے اور وہ ہر رطب و یابس
کا عالم ہے۔ چونکہ اللہ نے اپنے نبیؐ کو تمام گذشتہ اور
آئندہ کا علم دیا تھا اس کے اوصیائے منتجبون اس
راز محفوظ کے وارث ہوئے جو اس بات سے انکار
کرے وہ بدبخت اور ملعون ہے اس پر خدا لعنت
کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں
خدا کس طرح اپنے بندوں پر ایسے شخص کی اطاعت
فرض کر سکتا ہے جس سے آسمان و زمین کے ملکوت
پوشیدہ ہوں اور بہ تحقیق کہ آل محمدؐ کی شان میں ایک
ایک لفظ ستر ستر توجیہیں رکھتا ہے اور سب کے لئے
ذکر حکیم و کتاب کریم اور کلام قدیم میں ایک آیت
ضرور موجود ہے جس میں صورت آنکھ ہاتھ اور پہلو
کا ذکر ہے پس ان سب سے مراد یہی ولی ہے کیونکہ
وہ جنب اللہ، وجہ اللہ یعنی حق اللہ و علم اللہ،
عین اللہ اور ید اللہ ہے گویا کہ ان کا ظاہر صفات
ظاہرہ کا باطن اور ان کا باطن باطنی صفات کا ظاہر
ہے۔ پس وہ باطن کے ظاہر اور ظاہر کے باطن ہیں۔
اور قول رسول خدا کا اسی طرف اشارہ ہے کہ انّ
عین وایادی وانا وانت یا علیؑ منہا
اور بہ تحقیق کہ اللہ کے لئے ہاتھ اور آنکھیں ہیں یا علی
میں اور تم اسی سے ہیں۔

پس وہی جنب خدائے علی و عظیم اور وجہ
مرضی اور سیراب کرنے والے چشمے اور خدا کی سیدھی
راہ ہیں اور وہی خدا تک پہونچنے کا اور اس کے عفو و

وَحِفْظَتُهُ وَآيَتُ الذِّكْرِ وَتَرَاجِمَتُهُ
وَ مَعْدِنُ التَّنْزِيْلِ وَنِهَايَتُهُ
فَهُمُ الْكَوَاكِبُ الْعَلَوِيَّةُ وَالْأَنْوَارُ
الْعُلْوِيَّةُ الْمُشْرِقَةُ مِنْ شَمْسِ
الْعِصْمَةِ الْفَاطِمِيَّةِ فِي سَمَاءِ الْعَظَمَةِ
الْمُحَمَّدِيَّةِ الْأَغْصَانُ النَّبَوِيَّةُ
النَّابِتَةُ فِي الدَّوْحَةِ الْأَحْمَدِيَّةِ
الْأَسْرَارُ الْإِلٰهِيَّةُ الْمُوْدَعَةُ فِي
الْهَيَاكِلِ الْبَشَرِيَّةِ وَالذُّرِّيَّةِ
الزَّكِيَّةِ وَالْعِتْرَةِ الْهَاشِمِيَّةِ
الْهَادِيَةِ الْمَهْدِيَّةِ أُولٰئِكَ هُمْ
خَيْرُ الْبَرِيَّةِ فَهُمُ الْأَئِمَّةُ الطَّاهِرُوْنَ
وَالْعِتْرَةُ الْمَعْصُوْمُوْنَ وَالذُّرِّيَّةُ
الْأَكْرَمُوْنَ وَالْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ
وَالْكُبَرَاءُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالْأَوْصِيَاءُ
الْمُنْتَجَبُوْنَ وَالْأَسْبَاطُ الْمَرْضِيُّوْنَ
وَالْهُدَاةُ الْمَهْدِيُّوْنَ وَالْغُرُّ الْمَيَامِيْنُ
مِنْ آلِ طٰهٰ وَيٰسٓ وَحُجَّةُ اللّٰهِ
عَلَى الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَاسْمُهُمْ
مَكْتُوْبٌ عَلَى الْأَحْجَارِ وَعَلَى أَوْرَاقِ
الْأَشْجَارِ وَعَلَى أَجْنِحَةِ الْأَطْيَارِ وَ
عَلَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَعَلَى
الْعَرْشِ وَالْأَفْلَاكِ وَعَلَى أَجْنِحَةِ
الْأَمْلَاكِ وَعَلَى حُجُبِ الْجَلَالِ وَسُرَادِقَاتِ
الْعِزِّ وَالْجَمَالِ وَبِاسْمِهِمْ تُسَبِّحُ

رضا سے وصل ہونے کا وسیلہ ہیں وہی خدائے واحد اور احد کے راز ہیں بس ان کے ساتھ کسی مخلوق کو قیاس نہیں کیا جا سکتا یہی مخصوصین خدا اور مخلص بندے ہیں۔ یہی اس کے دین وحکمت کے راز ہیں اور باب الایمان کعبہ، حجت خدا اور اس کے صراط مستقیم ہیں اور علم ہدایت اور اس کے نشان ہیں اور فضل خدا اور اس کی رحمت ہیں۔ یہی عین الیقین و حقیقت اور صراط حق وعصمت اور مبداء ومنتہائے وجود اور غایت وقدرت پروردگار اور اس کی مشیت ہیں اور یہی ام الکتاب اور خاتمۃ الکتاب (یعنی فاتحہ کتاب تکوین اور خاتمہ، مصحف، تدوین ہیں) یہی فصل الخطاب اور اس کی دلالت اور وحی کے خزانہ دار و محافظ ہیں اور اس کے ذکر کے امین ومترجم اور معدن تنزیل ہیں۔

یہی وہ کواکب علویہ اور انوار علویہ ہیں جو آفتاب عصمت فاطمہؑ سے آسمان عظمت محمدیہ میں چمکے اور روشن ہوئے یہی وہ شاخ ہائے نبوی ہیں جو شجر احمدیہ میں اگے۔ یہی وہ اسرار الٰہی ہیں جو صورت بشریہ میں ودیعت کئے گئے۔ یہی ذرّیت ذکیہ اور عترت ہاشمیہ ہیں جو ہادی اور مہدی ہیں یہی بہترین مخلوقات ہیں بس یہی آئمہ طاہرین، عترت معصومہ، ذریت مکرمہ خلفائے راشدین، صدیقین اکبر اوصیائے منتجبین، اسباط مرضیین اور مہدیوں کے ہادی مبارک اشخاص کے مشاہیر آل طٰہٰ ویٰسین سے ہیں اور وہ جملہ اولین وآخرین پر حجت خدا ہیں۔ ان کے نام حجروں پر درختوں کے پتوں پر پرندوں کے

الْاَطْیَارِ وَتَسْتَغْفِرُ لِشِیْعَتِھِمُ الْحِیْتَانُ
فِی لُجَجِ الْبِحَارِ وَاِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَخْلُقْ خَلْقًا
اِلَّا وَاَخَذَ عَلَیْہِ الْاِقْرَارَ بِالْوَحْدَانِیَّۃِ
وَالْوِلَایَۃِ لِلذُّرِّیَّۃِ الزَّکِیَّۃِ
وَالْبَرَاءَۃِ مِنْ اَعْدَائِھِمْ وَاِنَّ
الْعَرْشَ لَمْ یَسْتَقِرَّ حَتّٰی کُتِبَ
عَلَیْہِ بِالنُّوْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ ؛

پردوں پر، جنت وجہنم کے دروازوں پر عرش وآسمانوں
پر، فرشتوں کے بازوؤں پر اور حجاب ہائے عظمت و
جلال الٰہی پر اور عز وجمال خداوندی کے سراپردوں پر لکھے
ہوتے ہیں انہی کے نام سے پرندے تسبیح کرتے ہیں اور ان کے
شیعوں کے لئے مچھلیاں سمندر میں استغفار کرتی ہیں اللہ
نے اپنی مخلوق کو پیدا نہیں کیا جب تک کہ اس سے اپنی وحدانیت
اور اس ذریت ذکیہ کی ولایت اور ان کے دشمنوں سے
برأت کا عہد نہ لے لیا اور عرش قائم نہ ہوا جب تک
کہ اس پر نور سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ ولی
اللہ نہ لکھا گیا۔

(مشارق الانوار مطبوعہ ۱۳۷۹ھ)

(ص ۱۳۸ تا ص ۱۴۳)

(بحر المعارف ص ۳۶)

نوٹ : یہی وہ امامت مطلقہ ہے جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بغیر معرفت امام زمانہ حاصل کئے مرجائے وہ یقیناً جہالت وکفر کی موت مرا یہ وہی امام ہے جس کے لئے خداوند عالم نے قرآن مجید میں فرمایا کہ کلّ شیٍٔ احصیناہ فی امامٍ مبین یعنی کائنات ی تمام چیزوں کا احصا کر کے امام مبین کے حوالہ کر دیا گیا ہے یہی وہ عہدہ امامت ہے جو ظالم کو نہیں مل سکتا جیسا کہ حضرت ابراہیم کو امامت سے سرفراز فرماتے وقت خدا نے فرمایا کہ لا ینال عہدی الظالمین ۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عہدہ امامت صرف خدا کی جانب سے عطا ہوتا ہے۔ مخلوق نہ کسی کو اس عہدہ پر منتخب کر سکتی ہے اور نہ کسی کو اس نام سے مخاطب کر سکتی ہے۔ یہ وہی امام ہے جس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کہ " وَجَعَلْنٰھُمْ اَئِمَّۃً یَّھْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا (السجدۃ)
اس خطبہ کا ایک ایک نقطہ اس قدر معارف وحقائق سے بھرا ہوا ہے کہ اس کی تفسیر کے لئے کئی صفحات درکار ہوں گے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت ورسالت، ولایت وامامت وخلافت مطلقہ الٰہیہ ذریت طاہرہ معصومہ عترت نبویہ ہاشمیہ سے ہی منحصر ومخصوص ہیں۔ یہ بارہ خلفائے خدا واوصیائے رسول خدا وہی برگزیدہ بندے ہیں جن کا ذکر ..... خداوند عالم نے تمام سالقہ صحف میں کیا یہ نور محمدی کے ٹکڑے ہیں جن کو خدا نے اخلاق الٰہی اور اوصاف

خدائی سے متصف کرکے ان میں اپنے اسرار ودیعت کرکے اپنے کمالات کا مظہر بنا کر صورت بشری میں ظاہر کیا اور اپنی قدرت و مشیت کا محل گردان کر روز ازل ہی سے مخلوقات پر ان کی اطاعت فرض گردانی اور تمام انبیاء و ملائک سے ان کی ولایت پر میثاق لیا۔

خُطبَۃ البَیان

سید نعمت اللہ جزائری اپنی کتاب انوار النعمانیہ کے عنا پر لکھتے ہیں کہ " وَخطبۃ البیات المنقولہ منہ تبیین ھٰذا کلہ وھی الاسرار التی لا یعرف معناھا الا العلماء الراسخون" یعنی خطبہ بیان میں جو ان سے (حضرت علی سے) منقول ہے اور اس میں جو کچھ مرقوم ہے سب اسرار ہیں جن کی معنی کی معرفت سوائے علمائے راسخ کے کوئی نہیں رکھتا۔

ملا عبدالصمد ہمدانی اپنی کتاب بحر المعارف میں لکھتے ہیں کہ خطبۃ البیان کے سمجھنے کے لئے ہر شخص کو چاہئے کہ حدیث طارق کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرے کہ یہ اس خطبہ کا مقدمہ ہے۔ جاننا چاہئے کہ آدمی ایک نسخۂ مجموعہ اور کتاب جامع ہے اور حق تعالیٰ انسان کامل میں اپنے اسماء و صفات کا مشاہدہ کرتا ہے پس وہی انسان جو ان صفات کاملہ سے متصف ہو، خلافت حق کے لئے سزاوار ہوگا اور وہی مظہر اسم اعظم بلکہ خود اسم اعظم ہوگا جیسا کہ حدیث خیبر میں بھی مذکور ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ قاصران بے بصیرت اور شمس ہدایت سے بے بہرہ اندھے اور بار باطن جہلاً خطبۂ بیان، خطبۂ تطنجیہ اور ایسے دیگر ارشادات سے انکار کرتے ہیں حالانکہ اس مقام کو اہل معرفت مقام توحید عیانی و شہودی کہتے ہیں۔ جو انتہائی قرب و اتصال کا مقام ہے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:۔

اَنَا الَّذِی عِندِی مَفَاتِیحُ الغیب لَا تَعلَمُہَا بَعدَ محمّدٍ صلّی اللّٰہ عَلَیہ وآلہ غَیرِی وَاَنَا بکلِّ شیٍٔ علیمٌ ۔ اَنَا الّذِی قَالَ فیہِ رَسُولُ اللّٰہ صَلی اللّٰہ علَیہِ وَآلہِ اَنَا مَدِینَۃُ العِلمِ وَعَلیٌّ بَابُھَا اَنَا ذُوالقَرنَینِ المذکُورُ فی الصُّحُفِ الاُولیٰ ۔ اَنَا الحَجرُ الّذِی تَفَجَّرَ مِنہُ اثنتَا عَشَرَۃَ عَینًا اَنَا الّذِی

میں وہ ہوں کہ جس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں کہ ان کو محمد صلعم کے بعد میرے سوا کوئی اور نہیں جانتا اور میں ہر شئے کا علم رکھتا ہوں (میں وہ ہوں جس کے لئے رسول خدا نے فرمایا کہ میں شہر علم ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے میں ذوالقرنین ہوں جس کا ذکر گزشتہ صحف میں موجود ہے میں وہ حجر مکرم ہوں جس سے بارہ چشمے جاری ہوں گے میں وہ ہوں جس کے پاس سلیمان کی انگوٹھی ہے (یعنی میں تمام جن وانس اور تمام خلائق پر متصرف ہوں) میں وہ ہوں